خلاصۂ مضامینِ

قرآنِ حکیم

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

چھٹا پارہ

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

خلاصہٴ مضامینِ قرآن

چھٹا پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
یَسْأَ لُکَ اَھْلُ الْکِتَابِ اَن تُنَزِّلَ عَلَیْھِمْ کِتَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَقَدْ سَأَلُوْا
مُوْسٰی اَکْبَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَقَالُوْا اَرِنَا اللّٰہَ جَھْرَۃً فَاَخَذَتْھُمُ الصَّاعِقَۃُ بِظُلْمِھِمْ ج
ثُمَّ اتَّخَذُوْا الْعِجْلَ مِن م بَعْدِ مَا جَاءَ تْھُمُ الْبَیِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِکَ ج وَاٰ تَیْنَا
مُوْسٰی سُلْطَانًا مُّبِیْنًا ۝ (النساء:۱۵۳)

آیات ۱۵۳ تا ۱۵۶

اُن جرائم کا بیان جو یہود پر لعنت کا سبب بنے

اِن آیات میں یہود کے مندرجہ ذیل جرائم بیان کیے گئے ہیں جن کی وجہ سے اُن پر لعنت کی گئی:

- i- اللہ کے رسولوں سے بے جا مطالبات کرنا۔ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے مطالبہ کیا کہ ہم پر آسمان سے کتاب نازل کر کے دکھایئے۔ اِس سے قبل اُنہوں نے حضرت موسیٰ ؑ سے مطالبہ کیا تھا کہ ہمیں اللہ کو اِس طرح دکھایئے کہ وہ بالکل ہمارے سامنے ہو۔
- ii- بچھڑے کو معبود بنا کر اُس کی پوجا کرنا۔
- iii- اللہ نے اُن سے عہد لیا کہ وہ کسی بھی شہر میں فتح کے بعد اکڑتے ہوئے نہیں بلکہ عاجزی کے ساتھ داخل ہوں اور ہفتہ کے دن کو اللہ کی عبادت کے لیے خالص کر لیں۔ اُنہوں نے اللہ سے عہد کیے اور پھر اُن کو توڑ دیا۔
- iv- اللہ کی آیات کا انکار کرنا۔
- v- انبیاء کرام ؑ کو ناحق شہید کرنا۔
- vi- اصلاح کے لیے وعظ و نصیحت کرنے والوں کو کورا جواب دینا کہ ہمارے دل بند ہیں اور اُن پر تمہاری باتوں کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

vii- حضرت مریم سلامٌ علیھا پر بدکاری کا بہتان لگانا۔

آیات ۱۵۷ تا ۱۵۹

حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر اٹھا لیے گئے

اِن آیات میں اِس بات کا ذکر ہے کہ یہود نے بڑے تکبر سے دعویٰ کیا کہ ہم نے حضرت عیسیٰؑ کو قتل کر دیا۔ جواب میں اللہ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ نہ صلیب پر لٹکائے گئے اور نہ ہی قتل کئے گئے بلکہ مصلوب ہونے والا کوئی اور تھا جس کی صورت حضرت عیسیٰؑ کی صورت سے بدل دی گئی۔ اب جو لوگ اُنہیں قتل کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ شبہات کا شکار ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ اللہ کے رسول تھے اور رسولوں کے بارے میں اللہ کی سنت ہے کہ ''لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ'' ...... ''میں اور میرے رسول لازماً غالب آئیں گے'' (المجادلہ:۲۱)۔ حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ وہ قربِ قیامت زمین پر دوبارہ آئیں گے۔ تمام اہلِ کتاب اُن پر ایمان لے آئیں گے۔ ایمان کو ظاہر کرنے والے سرخرو ہوں گے اور ایمان کو چھپانے والے برباد ہوں گے۔ حضرت عیسیٰؑ روزِ قیامت اُن سب کے طرزِ عمل پر گواہ ہوں گے۔

آیات ۱۶۰ تا ۱۶۱

یہود پر پاکیزہ نعمتیں کیوں حرام کی گئیں؟

اِن آیات میں یہود کے حسبِ ذیل جرائم بیان کیے گئے ہیں جن کی پاداش میں اُن پر پاکیزہ نعمتوں کو حرام قرار دے دیا گیا :

i- وہ ظلم اور نا انصافی کرنے والے تھے۔

ii- اللہ کی راہ سے دوسروں کو کثرت سے روکتے تھے۔

iii- وہ سود لیتے تھے۔

iv- لوگوں کے مال ناحق کھاتے تھے۔

آیت ۱۶۲

یہود کے نیک لوگوں کے لیے بشارت

اِس آیت میں فرمایا کہ یہود میں ایسے لوگ بھی ہیں جو علمِ حقیقت کی گہرائیوں تک رسائی رکھتے ہیں۔ یہ اِس علم کی صداقت کا فیض ہے کہ وہ ایمان رکھتے ہیں قرآنِ کریم پر اور سابقہ آسمانی کتابوں پر بھی۔ نماز قائم کرنے والے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔ ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور روزِ جزا و سزا پر۔ اُن کے لیے بشارت ہے کہ عنقریب اللہ اُنہیں شاندار بدلے سے نوازے گا۔

آیات ۱۶۳ تا ۱۶۴

انبیاء کے پیارے ناموں کا گلدستہ

اِن دو آیات میں اللہ نے ۱۳ انبیاء کرام کے پیارے ناموں کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اِن انبیاء میں نبی اکرم ﷺ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت ایوبؑ، حضرت یونسؑ، حضرت ہارونؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت داؤدؑ اور حضرت موسیٰؑ شامل ہیں۔ اللہ نے خاص طور پر حضرت داؤدؑ کو زبور اور حضرت موسیٰؑ کو شرفِ ہمکلامی عطا کرنے کا تذکرہ فرمایا۔ یہ حقیقت بھی بتائی گئی کہ رسول تو اور بھی ہیں لیکن اُن میں سے صرف چند کا تذکرہ قرآنِ حکیم میں کیا گیا ہے۔

آیت ۱۶۵

رسالت کا مقصد ...... انسانوں پر اتمامِ حجت

اِس آیت میں بیان کیا گیا کہ ایمان بالرسالت کا مقصد ہے لوگوں پر اتمامِ حجت۔ فرمایا گیا کہ رسول بشارت دینے ولے اور خبردار کرنے والے تھے۔ اُنہوں نے لوگوں کو بتایا کہ اللہ کے احکامات کیا ہیں، احکامات پر عمل کرنے کا حسین انجام کیا ہے اور احکامات سے پہلوتہی کی سزا کیا ہے۔ اِس سب کا مقصد یہ تھا کہ روزِ قیامت لوگوں کے پاس اللہ کے سامنے اپنی بےعملی کا جواز نہ رہے۔

آیات ١٦٦ تا ١٦٩

قرآن کی حقانیت کا بیان جلالی اسلوب میں

اِن آیات میں بڑے جلالی اسلوب میں قرآنِ حکیم کے برحق کتاب ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ اللہ خود اِس بات پر گواہ ہے کہ اُس نے قرآنِ حکیم کو اپنے علمِ کامل کے مظہر کے طور پر نازل کیا ہے۔ فرشتے بھی اِس کی گواہی دیتے ہیں لیکن اکیلے اللہ کی گواہی ہی کافی ہے۔ اب جو لوگ اِس کتابِ حق کا کفر کر رہے ہیں اور دوسروں کو بھی اللہ کی راہ سے روکتے ہیں وہ دور کی گمراہی میں مبتلا ہیں۔ ایسے ظالموں کو اللہ معاف نہیں فرمائے گا نہ ہی سیدھی راہ کی ہدایت دے گا۔ ہاں جہنم کی راہ ضرور دکھائے گا جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

آیت ١٧٠

تمام لوگوں کو نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے کی دعوت

اِس آیت میں تمام لوگوں کو دعوت دی گئی کہ اُن کی بھلائی اِسی میں ہے کہ وہ رسولِ برحق حضرت محمد ﷺ پر ایمان لے آئیں۔ اگر اُنہوں نے ایسا نہیں کیا تو جان لیں کہ آسمانوں اور زمین کا اقتدار اللہ ہی کے لیے ہے اور اُس کی نافرمانی اُنہیں سخت سزا سے دوچار کر سکتی ہے۔

آیت ١٧١

عیسائیوں کو اعتدال پر رہنے کی دعوت

عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کی محبت میں غلو کیا یعنی وہ اُن کی محبت میں حد سے آگے بڑھ گئے اور اُنہیں اللہ کا بیٹا قرار دے دیا۔ پھر اللہ کے ساتھ حضرت عیسیٰؑ اور اُن کی والدہ کو بھی معبود قرار دے کر تین خدا یعنی تثلیث کا عقیدہ گڑھ لیا۔ اِس آیت میں فرمایا کہ حد سے آگے نہ بڑھو۔ حضرت عیسیٰؑ اللہ کے رسول ہیں اور اُس کے کلمۂ کُن کا ظہور ہیں جو اللہ نے حضرت مریم کی طرف بھیجا تھا۔ اِس کلمۂ کُن نے وہ کردار ادا کیا جو بچہ کی پیدائش میں والد کی طرف سے ہوتا ہے۔ اللہ معبودِ واحد ہے اور اُس کی کوئی اولاد نہیں۔ عیسائیوں کی خیر اِسی میں ہے کہ گمراہ کن

تصورات سے باز آ جائیں اور توحیدِ خالص اختیار کر لیں۔

آج بدقسمتی سے غلو کی یہ گمراہی کچھ مشرکانہ تصورات اور بدعات کی صورت میں ہمارے ہاں بھی آ چکی ہے، جس کا نقشہ مولانا الطاف حسین حالی نے یوں کھینچا ہے :

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اِس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

آیات ۱۷۲ تا ۱۷۳

مرتبہ کی بلندی اللہ کے سامنے جھکنے میں ہے

اِن آیات میں فرمایا کہ اللہ کے مقربین اللہ کے سامنے جھکنے اور اُس کی بندگی کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ حضرت عیسیٰؑ کو عیسائیوں نے اور فرشتوں کو مشرکینِ مکہ نے معبود قرار دیا حالانکہ وہ دونوں اللہ کے سامنے جھکنے ہی کو اپنے لیے سعادت کا مقام سمجھتے ہیں۔ جو لوگ یہ سعادت حاصل کرتے ہیں اللہ اُنہیں نہ صرف اُن کے اعمال کا بدلہ دے گا بلکہ اپنی طرف سے مزید انعامات سے نوازے گا۔ اِس کے برعکس جس نے تکبر کیا اور اللہ کے احکامات کے سامنے سر جھکانے سے انکار کیا، وہ دردناک عذاب سے دوچار ہو گا اور اپنے لیے کوئی مددگار نہ پائے گا۔

آیات ۱۷۴ تا ۱۷۵

قرآن حصولِ رحمت کا ذریعہ ہے

اِن آیات میں پوری نوعِ انسانی کو دعوت دی گئی ہے کہ تمہارے پاس قرآنِ حکیم کی صورت میں حق کی دلیل اور ہدایت کی واضح روشنی آ چکی ہے۔ اب جو لوگ اللہ پر ایمان لائیں اور قرآنِ حکیم سے چمٹ جائیں اللہ اُنہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا، اپنے فضل سے مالا مال کر دے گا اور اپنی طرف سیدھے راہ کی ہدایت دے گا۔ قرآنِ حکیم سے چمٹنے سے مراد ہے محض زبانی

اقرار نہیں بلکہ دل سے یقین رکھنا کہ یہ اللہ کا کلام ہے، اِس کی باقاعدہ تلاوت کرنا، اِسے سمجھنا، اِس کے انفرادی احکامات پر عمل کرنا، اِس کے اجتماعی احکامات کے نفاذ کی کوشش کرنا اور اِس کی تعلیمات کو عام کرنا۔

آیت ۱۷۶

کلالہ کی وراثت

کلالہ ایسے مرد یا عورت کو کہتے ہیں کہ جس کے نہ والدین ہوں اور نہ ہی اولاد۔ کلالہ کی وراثت اُس کے بہن بھائیوں میں منتقل ہوجاتی ہے۔ ماں شریک بہن بھائیوں کی وراثت کی وضاحت اِس سورۂ مبارکہ کی آیت ۱۲ میں کی گئی ہے۔ حقیقی بہن بھائیوں یا باپ شریک بہن بھائیوں کی وراثت کی تفصیل اِس آیت میں بیان کی جارہی ہے۔ اِن بہن بھائیوں کا کلالہ کی وراثت میں حصہ اِس طرح ہوتا ہے جیسے اولاد کا حصہ اپنے والدین کی وراثت میں۔ تفصیلات کے لیے کتب فقہ سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔

سورة المائدة

شریعت اور نفاذِ شریعت کے موضوع پر اہم ترین سورۂ مبارکہ

اِس سورۂ مبارکہ کی اہمیت نبی اکرم ﷺ کے اِس ارشاد سے سامنے آتی ہے کہ :

عَلِّمُوْا رِجَالَكُمْ سُوْرَةَ الْمَائِدَةِ وَعَلِّمُوْا نِسَائَكُمْ سُوْرَةَ النُّوْرِ (بیہقی)

”اپنے مردوں کو سورۂ مائدہ اور خواتین کو سورۂ نور سکھاؤ“۔

سورۂ مبارکہ کے مضامین کا تجزیہ :

آیات ۱-۱۱ (رکوع ۱ تا ۲)	اِحکاماتِ شریعت اور تکمیلِ شریعت کا اعلان
آیات ۱۲-۴۳ (رکوع ۳ تا ۶)	اہلِ کتاب کی شریعت پر عمل اور نفاذِ شریعت کے لیے جدوجہد سے پہلوتہی
آیات ۴۴-۵۰ (رکوع ۷)	نفاذِ شریعت کے لیے پُرزور تاکید

آیات ۵۱-۵۶	(رکوع ۸)	حزب اللہ کے اوصاف
آیات ۵۷-۸۶	(رکوع ۹ تا ۱۱)	اہلِ کتاب کے لیے ترغیب و ملامت
آیات ۸۷-۱۰۸	(رکوع ۱۲ تا ۱۴)	اِحکاماتِ شریعت
آیات ۱۰۹-۱۲۰	(رکوع ۱۵ تا ۱۶)	ایمان بالرسالت

آیات ۱ تا ۲

اہم اصولی ہدایات اور احکاماتِ شریعت

اِن آیات میں اہم اصولی ہدایات اور احکاماتِ شریعت کا بیان ہے۔ اصولی ہدایات دو ہیں :

i- معاہدات کی پاسداری کرو۔

ii- نیکی و تقویٰ کے کاموں میں تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کرو۔ گویا گناہ تو درکنار اِس میں کسی قسم کی معاونت بھی ناجائز ہے۔

احکاماتِ شریعت میں سے چار احکامات یہاں بیان کئے گئے ہیں :

i- اللہ نے چوپایوں میں سے مویشی حلال کیے ہیں۔

ii- حالتِ احرام میں شکار کرنا حرام ہے۔

iii- حرمت والے مہینے، حرم کی طرف قربانی کے لیے لے جائے جانے والے جانور، حرم میں قربانی کے لیے وقف کردہ جانور اور عمرہ و حج کی غرض سے حرم کی طرف جانے والے عازمین، اللہ کے شعائر میں سے ہیں یعنی اُن کو دیکھ کر اللہ یاد آتا ہے۔ اِن شعائر اللہ کی تعظیم ہر مسلمان پر لازم ہے۔

iv- کسی قوم کی دشمنی اِس بات کا جواز نہ بن جائے کہ اُس کے ساتھ زیادتی کی جائے۔

آیت ۳

دینِ اسلام کی تکمیل کا اعلان

اِس آیت میں اللہ نے بشارت دی کہ مسلمانوں کے لیے دینِ اسلام کو پسند کیا گیا، اُسے اللہ کی

ایک بہت بڑی نعمت قرار دیا گیا اور اُس کی تکمیل کا اعلان کر دیا گیا۔ دین کی تکمیل کے بعد اِس میں اضافہ بدعت اور کسی نبوت کا دعوی سفید جھوٹ اور فریب ہے۔ اِس آیت میں چار احکاماتِ شریعت بھی عطا کئے گئے ہیں :

i- اللہ نے مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر نذر کیا گیا کھانا حرام قرار دیا۔
ii- اگر کوئی مویشی کسی بھی وجہ سے ذبح کیے بغیر مر گیا تو وہ حرام ہے۔
iii- کسی مزار یا استھان پر ذبح کیا جانے والا جانور یا جوئے کے تیروں کے ذریعہ تقسیم شدہ گوشت بھی حرام ہے۔
iv- جان چلی جانے کا خطرہ ہو تو بقدرِ ضرورت حرام سے استفادہ جائز ہے۔

آیات ۴ تا ۵

اللہ نے پاکیزہ چیزیں حلال فرمائی ہیں

اِن آیات میں دو بار فرمایا گیا کہ اللہ نے تمام پاکیزہ چیزیں مسلمانوں کے لیے حلال قرار دی ہیں۔ اِن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں :

i- اگر سکھائے ہوئے شکاری جانور کو اللہ کا نام لے کر شکار پر چھوڑا گیا ہو تو اُس کا مارا ہوا ایسا شکار جس میں سے وہ خود نہ کھائے حلال ہے۔
ii۔ اہلِ کتاب کے لیے حلال کردہ کھانے مسلمانوں کے لیے بھی حلال ہیں اور مسلمانوں کے لیے حلال کردہ کھانے اہلِ کتاب کے لیے حلال ہیں۔
iii۔ نیک سیرت مسلمان خواتین اور نیک سیرت اہلِ کتاب خواتین سے مسلمان مرد نکاح کر سکتے ہیں جبکہ مقصد گھر بسانا ہو نہ کہ محض حصول لذت یا خفیہ آشنائی۔ منکوحہ کو مہر دینا لازمی ہے۔

آیت کے آخر میں فرمایا گیا کہ جس نے ایمان کے بعد کفر کیا اُس کی نیکیاں برباد ہو گئیں اور وہ

آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔ گو کہ اہلِ کتاب خاتون سے نکاح جائز ہے لیکن ایسا نہ ہو کہ اُس کی محبت میں انسان اسلام سے دور ہو کر کفر کا رنگ اختیار کر لے یا اُس کی اولاد ماں کے مذہب پر نہ چلی جائے۔

آیت ٦

وضو کے فرائض کا بیان

اِس آیت میں وضو کے چار فرائض یعنی چہرہ کا غسل، ہاتھوں کا کہنیوں سمیت غسل، سر کا مسح اور پاؤں کا ٹخنوں سمیت غسل بیان کئے گئے ہیں۔ حالتِ جنابت میں مکمل غسل کا حکم دیا گیا۔ مزید فرمایا کہ اگر غسل یا وضو کے لیے پانی دستیاب نہ ہو تو پاکیزہ مٹی سے تیمّم کیا جا سکتا ہے۔ تیمّم سے مراد ہے کہ پاکیزہ مٹی سے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا جائے۔ تیمّم کی سہولت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے ایک رعایت اور نعمت قرار دیا۔

ایک اہم نکتہ قابلِ غور ہے۔ نمازِ تہجد اور پھر پنج وقتہ نماز مکی دور میں فرض قرار دی گئی۔ اِن نمازوں کی ادائیگی کے لیے نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو وحیِ خفی کے ذریعہ وضو کے فرائض اور طریقۂ کار سکھایا۔ قرآنِ حکیم میں اِس کا ذکر مدنی دور میں آیا۔ یہ اِس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ پر قرآن کے علاوہ بھی احکامات کا نزول ہوتا تھا۔ گویا منکرینِ سنت کی یہ بات گمراہی ہے کہ شریعت کا ماخذ صرف قرآن ہے۔

آیت ٧

شریعت ایک نعمت اور کلمۂ طیبہ ایک عہد ہے

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شریعت کو ایک نعمت قرار دیا اور کلمۂ طیبہ کو سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا (ہم نے سنا اور فرمانبرداری اختیار کی) کی روش کے ساتھ اللہ کے احکامات پر عمل اور اِن کے نفاذ کے لیے جدوجہد کرنے کا عہد قرار دیا۔ حکم دیا گیا اب اللہ کی نعمت اور اِس سے کئے گئے عہد کو ہمیشہ یاد رکھو اور اِن کا پاس کرو۔

آیات ٨ تا ١٠

عدل کے علمبردار بن کر کھڑے ہو جاؤ

آیت ٨ میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ عدل کے علمبردار بن کر کھڑے ہو جائیں اور اِس طرح اللہ کی شانِ عدل کی گواہی پیش کریں۔ عدل ہر صورت میں کیا جائے خواہ اِس کا فائدہ کسی دشمن ہی کو کیوں نہ ہو۔ عدل کرنا ہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ جو لوگ ظلم و زیادتی کے خلاف عدل کے علمبردار بن کر کھڑے ہو گئے وہ اللہ کی بخشش اور شاندار بدلے کی نعمتیں حاصل کریں گے۔ جن لوگوں نے اللہ کے اِن احکامات کو قبول نہ کیا اور جھٹلایا، وہ جہنم کے عذاب سے دوچار ہونگے۔

آیت ١١

بھروسہ اللہ ہی پر کرنا چاہیے

اِس آیت میں صحابہ کرامؓ کو اللہ کی طرف سے ملنے والی ایک عافیت کی یاد دہانی کرائی گئی۔ سن ٦ ھ میں صلحِ حدیبیہ سے قبل مشرکینِ مکہ نے کئی بار احرام میں ملبوس صحابہؓ کو مشتعل کرنے کی کوشش کی تا کہ وہ ایک بار ردِّ عمل کا اظہار کریں تو مشرکین کو اُن کے خلاف کاروائی کا جواز مل جائے۔ اللہ نے مسلمانوں کو صبر و برداشت کی توفیق دی اور کفار کی سازشوں سے محفوظ رکھا۔ ہر قسم کے شر سے عافیت دینے والا اللہ ہی ہے، لہٰذا مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

آیت ١٢

بنی اسرائیل سے عہدِ شریعت

اِس آیت میں اللہ نے فرمایا کہ ہم نے بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں میں نقیب یعنی سردار مقرر کئے اور اُن سے عہد لیا کہ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رسولوں پر ایمان لاؤ، رسولوں کے مشن میں اُن کے دست و بازو بنو اور اللہ کے دین کے غلبہ کے لیے مال خرچ کرو۔ جو کوئی یہ عہد نبھائے گا، اللہ اُس کے گناہ معاف فرما دے گا اور اُسے جنت کی ابدی نعمتیں عطا فرمائے گا۔ جس نے اللہ کے ایسے خوش کن وعدوں کی ناقدری کی گویا وہ راہِ ہدایت سے بھٹک گیا۔

آیات ۱۳ تا ۱۴

بنی اسرائیل پر اللہ کی لعنت کی وجہ ...... عہد کی خلاف ورزی

اِن آیات میں فرمایا کہ اللہ نے بنی اسرائیل پر عہد کی خلاف ورزی کی وجہ سے لعنت کی اور اُن کے دلوں میں سختی پیدا کر دی۔ یہ اِسی کا نتیجہ ہے کہ وہ :

i- اپنے خبیث نفس کی تسکین اور خبثِ باطن کے اظہار کے لیے الفاظ کو بگاڑ دیتے ہیں جیسے اَطَعْنَا (ہم نے اطاعت کی) کو عَصَیْنَا (ہم نے نہیں مانا) کہہ دیا اور رَاعِنَا (ہم سے رعایت کیجیے) کو رَاعِیْنَا (اے ہمارے چرواہے) کر دیا۔

ii- اُس نصیحت کو فراموش کر دیتے ہیں جس کے ذریعہ سے اُن کی اصلاح کی کوشش کی جاتی ہے۔

iii- اُن کی طرف سے مسلسل بد دیانتی اور وعدہ خلافی کا سامنا ہوتا رہتا ہے۔

عیسائیوں کو اللہ نے اُن کی بدعہدی کی سزا یہ دی کہ اُن کے مابین بغض وعداوت پیدا کر دی اور وہ باہم خونریزی کی وجہ سے ایک دوسرے کی قوت کا مزا چکھتے رہے۔ عنقریب اللہ اُنہیں، اُن کی کارستانیوں کی حقیقت کا مزا چکھائے گا۔

آیات ۱۵ تا ۱۶

اہلِ کتاب کو نبی اکرم ﷺ اور قرآن پر ایمان لانے کی دعوت

اِن آیات میں اہلِ کتاب کو دعوت دی گئی کہ تمہاری بھلائی اِسی میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ پر ایمان لے آؤ جو کھول کھول کر تمہیں بتا رہے ہیں کہ تم نے اپنی کتابوں سے کتنا حق ظاہر کیا اور کتنا چھپایا۔ اُن کے ذریعہ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح کتاب اور ہدایت کی روشنی آ گئی ہے۔ اِسی کتاب کے ذریعہ اب ہدایت ملے گی لیکن اُس کو جس کی نیت اللہ کی رضا کی طلب ہو۔ اللہ اِس کتاب کے ذریعہ ایسی سعید روحوں کو سلامتی کے راستے دکھائے گا، گمراہی کے اندھیروں سے ہدایت کے نور میں لے آئے گا اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی عطا فرمائے گا۔

آیت ١٧

حضرت عیسیٰؑ معبود نہیں مخلوق ہیں

عیسائیوں کے ایک فرقہ یعقوبیہ کا عقیدہ تھا کہ اللہ حضرت عیسیٰؑ کی ذات میں حلول کر گیا ہے۔ گویا اب اللہ حضرت عیسیٰؑ کی صورت میں موجود ہے۔ اِس آیت میں فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ اور اُن کے والدہ حضرت مریم اللہ کی مخلوق میں سے ہیں۔ اگر اللہ اُن پر کوئی آفت نازل کرنا چاہے تو کوئی ہے جو اُنہیں بچا سکے۔ وہ دونوں اللہ کی قدرت کے سامنے بے بس اور لاچار ہیں جبکہ صرف اللہ ہی ہر طرح سے بااختیار اور ہر شے پر قادر ہے۔

آیت ١٨

اللہ کی محبوب امت ہونے کا دعویٰ؟

یہودی اور عیسائی دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے انتہائی محبوب لوگوں میں شامل ہیں۔ اِس آیت میں اُن سے سوال کیا گیا کہ اگر واقعی وہ اللہ کے لاڈلے ہیں تو پھر اُن پر اللہ کی طرف سے عذاب کیوں آتے رہے؟ حقیقت یہ ہے کہ تمام انسان اللہ کی مخلوق ہیں اور اللہ کی نگاہ میں برابر ہیں۔ البتہ جو اللہ کے فرمانبردار ہیں، وہی اللہ کے محبوب ہیں۔ آج یہ دھوکہ ہم مسلمانوں کو بھی ہے کہ آخری نبی ﷺ کے امتی ہونے کی وجہ سے ہم اللہ کے محبوب ہیں۔ آج ہم سے سوال ہے کہ پھر عذاب کے کوڑے ہم پر کیوں برس رہے ہیں؟ اللہ کا محبوب بننا ہے تو شریعت پر عمل کر کے کردار کی پاکیزگی حاصل کرنا ہوگی۔

آیت ١٩

اہلِ کتاب کے لیے اتمامِ حجت

اِس آیت میں اہل کتاب کو آگاہ کیا گیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی صورت میں تمہارے پاس بشارت دینے والی اور خبردار کرنے والی ہستی آ چکی ہے۔ اب تم روزِ قیامت اللہ کے سامنے اپنی بے عملی کا یہ جواز پیش نہیں کر سکتے کہ ہمیں کوئی خبردار کرنے یا بشارت دینے والا نہیں آیا۔ خیر اِسی میں ہے کہ اِن رسول ﷺ اور اِن کی تعلیمات پر ایمان لے آؤ۔

آیات ۲۰ تا ۲۴

بنی اسرائیل کا نفاذِ شریعت کے لیے قتال کرنے سے انکار

اِن آیات میں یہ واقعہ بیان ہوا ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو اُن پر ہونے والے انعامات کی یاددہانی کرائی۔ اِس کے بعد اُنہیں حکم دیا کہ فلسطین کی سرزمین کو مشرکین سے خالی کراؤ تا کہ وہاں ہم تورات کی تعلیمات پر مبنی عادلانہ نظام قائم کرسکیں۔ بنی اسرائیل نے جواب دیا فلسطین میں آباد قوم بڑی زورآور ہے۔ کسی معجزہ کے ذریعہ اُن کو وہاں سے نکال دیں تو ہم فلسطین میں داخل ہونگے ورنہ نہیں۔ بنی اسرائیل ہی میں سے اللہ کے دو انعام یافتہ بندوں (یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا) نے اپنی قوم کو جھنجھوڑا اور سمجھایا کہ اللہ پر بھروسہ کرو، دشمن کی طاقت سے مرعوب نہ ہو اور ہمت کر کے دشمن کی بستی میں داخل ہو جاؤ۔ تمہاری تعداد بہت زیادہ ہے اور غالب تم ہی آؤ گے۔ قوم نے حضرت موسیٰؑ کو کورا جواب دے دیا کہ آپ اور آپ کا رب جا کر مشرکین سے جنگ کریں ہم تو یہاں بیٹھے رہیں گے۔

آیات ۲۵ تا ۲۶

حضرت موسیٰؑ کی بزدل قوم کے خلاف بددعا

اِن آیات میں حضرت موسیٰؑ کی اپنی قوم کے خلاف بددعا کا ذکر ہے۔ اُنہوں نے عرض کی کہ اے میرے رب مجھے اپنے اور اپنے بھائی ہارونؑ کے علاوہ کس پر کوئی اختیار نہیں۔ اب تو ہمیں جدا کر دے اِس فاسق قوم سے۔ اللہ نے جواب میں فرمایا کہ اب یہ ۴۰ سال تک صحراء میں بھٹکتے رہیں گے۔ اے موسیٰؑ! اِس فاسق قوم کی بربادی پر افسوس نہ کیجیے گا۔

اِن آیات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ نفاذِ شریعت کے لیے مال و جان کی قربانی سے اعراض کرنے والوں سے اللہ اور اس کے رسولوں کو کیسی نفرت ہوتی ہے۔ دنیا میں باطل کے غلبہ کی وجہ اہلِ حق کی بزدلی ہی ہوتی ہے۔ اگر اہلِ حق پامردی دکھا دیں تو باطل ریت کی دیوار ثابت ہوتا ہے جیسے دورِ نبوی ﷺ میں اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے اپنی بے مثال بہادری و شجاعت سے ثابت کیا۔

آیت ۲۷

قربانی صرف متقیوں ہی کی قبول ہوتی ہے

اِس آیت میں حضرت ہابیل اور قابیل کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ اُن دونوں نے اللہ کی بارگاہ میں قربانی پیش کی۔ حضرت ہابیل کی قربانی قبول ہوئی اور قابیل کی قبول نہ ہوسکی۔ قابیل نے غصہ میں حضرت ہابیل کو قتل کرنے کی دھمکی دی۔ حضرت ہابیل نے بڑی پُرحکمت بات بیان کی کہ ''اِنَّـمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ '' ...... ''بے شک اللہ متقیوں کی قربانیاں ہی قبول فرماتا ہے''۔ نفاذِ شریعت کے لیے ایسے ہی لوگوں کی جدوجہد کامیاب ہوگی جو اپنی ذات میں متقی یعنی اللہ کی نافرمانیوں سے بچنے والے ہیں۔

آیات ۲۸ تا ۳۱

حضرت ہابیل کا حکیمانہ وعظ اور شہادت

حضرت ہابیل نے قابیل کو قتلِ ناحق جیسے بدترین جرم سے روکنے کے لیے عمدہ وعظ ونصیحت کی۔ فرمایا کہ اگر تم مجھے قتل کرنے کی کوشش کروگے تو میں ہرگز ردِّعمل کے طور پر تمہیں قتل کرنے کے لیے ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ سوچ لو کہ میرے ناحق قتل سے نہ صرف تم خود گناہ گار ہوگے بلکہ میرے تمام گناہ بھی تمہارے کھاتے میں چلے جائیں گے۔ قابیل پر اِس وعظ ونصیحت کا اثر نہ ہوا اور اُس نے حضرت ہابیل کو شہید کرکے خسارہ کا سودا کرلیا۔ اللہ نے قابیل کو ایک کوّے کے ذریعہ سکھایا کہ کیسے زمین کو کھود کر مرحوم بھائی کی لاش اُس میں دفن کردی جائے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے :

لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِنْ دَمِہَا لِاَنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ (بخاری)

''نہیں قتل کیا جاتا کسی بھی انسان کو ناحق مگر یہ کہ اِس کے گناہ کا ایک حصہ حضرت آدمؑ کے پہلے بیٹے (یعنی قابیل) کے کھاتے میں بھی جاتا ہے، اِس لیے کہ اُسی نے قتلِ ناحق کے جرم کا آغاز کیا تھا''۔

آیت ۳۲

انسانی جان کی حرمت

اِس آیت میں فرمایا گیا کہ حضرت ہابیل کے قتلِ ناحق کی وجہ سے اللہ نے یہ طے کر دیا کہ جس نے کسی ایک جان کو کسی جان کے بدلہ میں یا زمین میں فساد کی سزا کے بغیر ناحق قتل کیا، اُس نے گویا پوری نوعِ انسانی کو قتل کیا۔ اِس کے برعکس جس نے کسی ایک جان کی حرمت کا پاس کیا، اُس نے گویا پوری نوعِ انسانی کی بقا کا سامان کیا۔

آیات ۳۳ تا ۳۴

دہشت گردی کی سزا

اِن آیات میں فرمایا کہ جو لوگ اسلامی حکومت کے خلاف مسلح بغاوت کریں یا معاشرہ میں لوٹ کھسوٹ، قتل و غارت گری اور لوگوں کی عصمتوں یا املاک کو نقصان پہنچائیں، اُن کی سزا یہ ہے کہ اُنہیں قتل کیا جائے یا صلیب پر لٹکایا جائے یا مخالف سمتوں سے اُن کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے جائیں یا وہ جلاوطن کر دیے جائیں۔ البتہ اگر کوئی مجرم خود کو اپنے طور پر قانون کے حوالے کر دے تو اُس کی سزا معاف کی جا سکتی ہے۔

آیت ۳۵

اللہ کی قربت کیسے حاصل ہوتی ہے؟

اِس آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اللہ کی قربت کے حصول کی کوشش کریں۔ اِس کے لیے انفرادی اعتبار سے تقویٰ اختیار کریں یعنی اللہ کی نافرمانیوں سے بچیں اور اجتماعی طور پر اللہ کی راہ میں جہاد کریں یعنی اُس کے دین و شریعت کے غلبہ کے لیے مال و جان کھپا دیں۔ ایسا کرنے والے ہی کامیاب ہوں گے۔

آیات ۳۶ تا ۳۷

کافر جہنم سے نہیں نکل سکتے

اِن آیات میں فرمایا گیا کہ اگر کافر روزِ قیامت زمین کا سارا مال و اسباب بلکہ اِس سے بھی دگنا

اسباب بطور فدیہ دینا چاہیں گے تو اللہ قبول نہیں فرمائے گا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ وہ جہنم سے نکلنا چاہیں گے لیکن نکل نہیں سکیں گے اور اُن کے لیے دائمی عذاب ہوگا۔ اللہ تمام انسانوں کو کفر کی خباثت سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۸ تا ۴۰

چوری کے جرم کے لیے حد

اِن آیات میں چوری کے جرم کے لیے حد کا بیان ہے۔ فرمایا کہ چور مرد ہو یا عورت‘ اُن کی سزا یہ ہے کہ اُن کے ہاتھ کاٹ دو۔ یہ اُن کے جرم کا بدلہ اور لوگوں کے لیے عبرت ہے تاکہ آئندہ کوئی کسی کے مال پر میلی نگاہ نہ ڈال سکے۔ حدود کے نفاذ ہی سے معاشرہ میں مال‘ جان اور آبرو کی حفاظت کا سامان ہوسکتا ہے۔ جو شخص چوری کے جرم کے بعد اپنے کیے پر نادم ہو‘ وہ دنیا میں تو سزا پائے گا لیکن آخرت میں اللہ تعالیٰ اُسے معاف فرما دے گا۔ اللہ بادشاہِ حقیقی ہے جو چاہے قانون بنائے، جسے چاہے سزا دے اور جسے چاہے معاف فرمادے۔

آیات ۴۱ تا ۴۳

زبان سے ایمان کا اظہار لیکن دل کی محرومی منافقت ہے

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ منافقین (جو زبان سے اظہارِ ایمان کرتے ہیں لیکن اُن کے دل یقین سے خالی ہیں) اور یہودیوں کی سرگرمیاں آپ ﷺ کو غمگین نہ کریں۔ یہ لوگ جھوٹی باتیں سننے اور پھیلانے میں دلچسپی لیتے ہیں، باتوں کے اصل مقاصد میں تحریف کرتے ہیں، دوسروں کا مال ناحق کھاتے ہیں اور اللہ کے رسول ﷺ سے اپنے من پسند فیصلے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کو اختیار دیا گیا کہ وہ اُن کے تنازعات کے فیصلے کریں یا نہ کریں۔ اگر تنازعات کے فیصلے کریں تو عدل سے کریں کیونکہ ”اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ“ ...... ”بے شک اللہ عدل کرنے والوں کو ہی پسند فرماتا ہے“۔

قانونی ایمان اور حقیقی ایمان کی وضاحت کے حوالے سے آیت ۴۱ بہت اہمیت کی حامل ہے۔ تعلیماتِ نبوی ﷺ کا محض زبانی اقرار قانونی ایمان ہے اور اِن کی دل سے تصدیق حقیقی ایمان

ہے۔ آیت ۴۱ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ منافقین زبان سے ایمان کا اظہار کرتے ہیں لیکن اُن کے دل ایمان نہیں لاتے۔ اللہ ہمیں نفاق سے محفوظ فرمائے اور زبانی اقرار کے ساتھ ساتھ دل والا یقین بھی عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۴۴

شریعت کے مطابق فیصلے نہ کرنے والے کافر ہیں!

اِس آیت میں فرمایا کہ ہم نے تورات نازل کی جس میں وقت کی ضرورت کے مطابق ایمان اور عمل کے لیے مکمل ضابطہ و شریعت موجود تھی۔ انبیاء کرام ؑ، علماء حق اور صوفیاءِ عظام اِس پر عمل اور اِس کے مطابق فیصلے کرتے تھے۔ اُنہیں حکم تھا کہ وہ کسی لالچ یا خوف کی وجہ سے شریعت سے پہلوتہی نہ کریں۔ جو لوگ شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہی تو کافر ہیں۔

آیت ۴۵

شریعت کے مطابق فیصلے نہ کرنے والے ظالم ہیں!

تورات میں قصاص کا قانون بیان کیا گیا کہ جان کہ بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور زخم کے بدلے ویسا ہی زخم لگایا جائے گا۔ البتہ اگر مقتول کے ورثاء یا مجروح ہونے والا شخص مجرم کو معاف کر دے تو اِس کی اجازت ہے۔ البتہ جو لوگ قصاص کے اِس شرعی حکم کے مطابق فیصلے نہ کریں تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

آیات ۴۶ تا ۴۷

شریعت کے مطابق فیصلے نہ کرنے والے فاسق ہیں!

اِن آیات میں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ ؑ کو اللہ نے انجیل دی اور اِس میں بھی انسانوں کی ہدایت اور خیر خواہی کے لیے مکمل رہنمائی تھی۔ اہلِ انجیل کو حکم تھا کہ اللہ کی عطا کردہ شریعت کے مطابق فیصلے کریں۔ جو لوگ اللہ کی عطا کردہ شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتے تو وہی لوگ فاسق

یعنی اللہ کے باغی ہیں۔

ہمارے لیے مقامِ افسوس ہے کہ مسلمانوں کی اپنی حکومتیں ہونے کے باوجود ہمارے ہاں قوانین، شریعت کے مطابق نہیں ہیں۔ اِن آیات کی رو سے آج ہمارے اربابِ اقتدار بھی حقیقت کے اعتبار سے کفر، ظلم اور اللہ کی بغاوت کے جرائم کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اِس صورت حال کو گوارا کر لینا اور ایسے کافرانہ، ظالمانہ اور باغیانہ نظام کے خلاف جدوجہد نہ کرنا ہرگز جائز نہیں۔ اللہ ہمیں نفاذِ شریعت کے لیے مال و جان سے ہر ممکن کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۸ تا ۴۹

خواہشات کی پیروی نہ کرو، شریعت نافذ کرو

اِن آیات میں نبی کریم ﷺ اور اُن کے توسط سے امتِ مسلمہ کو دوبار حکم دیا گیا کہ اللہ کے نازل کردہ احکامات کو نافذ کیا جائے اور لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کی جائے۔ اللہ نے ہر دور میں اپنے رسولوں کو شریعت اور اُس کے نفاذ کے حوالے سے طریقِ کار کی ہدایت عطا فرمائی۔ اللہ چاہتا تو انسانوں کو فرشتوں کی طرح شریعت کی پابندی پر مجبور کر دیتا لیکن اُس نے ایسا نہیں کیا۔ اُس نے انسانوں کو امتحان کے لیے اختیار دیا ہے۔ جو لوگ شریعت کے نفاذ اور نیکی کے کاموں میں سبقت کریں گے، دائمی نعمتوں اور لذتوں سے سرفراز ہوں گے۔ جو لوگ ایسا نہیں کریں گے وہ دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب کا شکار ہوں گے۔

آیت ۵۰

کیا چاہتے ہو، عادلانہ شریعت یا ظالمانہ جاہلیت؟

اِس آیت میں جھنجھوڑنے کے اسلوب میں اسلام اور جاہلیت کا موازنہ کیا گیا۔ اللہ نے اسلام کے ذریعہ انسانوں کو مال، جان اور آبرو کے تحفظ کے لیے عادلانہ شریعت عطا فرمائی۔ اسلام سے قبل کا زمانہ دورِ جاہلیت کہلاتا ہے۔ اب جو لوگ اللہ کی عطا کردہ عادلانہ شریعت کو نافذ نہیں کر

رہے کیا وہ جاہلیت کے ظالمانہ دور کو جاری رکھنا چاہتے ہیں؟ البتہ یقین رکھنے والوں کے لیے اللہ کے احکامات ہی سب سے بڑھ کر ہیں۔ اللہ ہمیں یقین عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۵۱ تا ۵۳

یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست مت بناؤ

اِن آیات میں اللہ نے منع فرمایا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں سے دلی دوستی اور تعلق مت قائم کرو۔ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ جو اُن سے دوستی کرے گا' اُس کا شمار اُن ہی میں ہوگا۔ یہ دنیا دار قسم کے لوگ ہیں جو اُن کے مال واسباب اور ظاہری شان وشوکت سے متأثر ہو کر اُن سے دوستی کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اِس دوستی سے خود کو ہر نقصان سے محفوظ کر لیں گے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ اِن کافروں کو انجام بد سے دوچار کرے گا اور اُن سے دوستیاں کرنے والے نام نہاد مسلمان اپنے کیئے پر شرمسار ہوں گے۔

آیت ۵۴

اللہ کے محبوب بندوں کی صفات

اِس آیت میں اللہ کے محبوب بندوں کی چار صفات بیان کی گئی ہیں:

i- اللہ اُن سے محبت کرتا ہے اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔

ii- اہلِ ایمان کے حق میں انتہائی نرم اور کافروں کے حوالے سے انتہائی سخت ہوتے ہیں۔

iii- وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔

iv- اللہ کی راہ میں جہاد کے حوالے سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کو خاطر میں نہیں لاتے۔

اِس آیت میں خبردار کیا گیا کہ اگر یہ صفات ہمارے اندر موجود ہیں تو ہم اللہ کے مطلوب بندے ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو اللہ ہمیں اپنے دین کی علمبرداری سے محروم کر دے گا اور کسی اور گروہ کو یہ اعزاز دے دے گا جو مذکورہ بالا صفات کا حامل ہوگا۔ اللہ ہمیں مذکورہ بالا صفات عطا فرمائے

اور ہر طرح کی محرومی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۵۵ تا ۵۶

اہلِ ایمان کے حقیقی دوست کون ہیں؟

اِن آیات میں فرمایا کہ اہلِ ایمان کے حقیقی دوست اللہ، اللہ کے رسول ﷺ اور وہ اہلِ ایمان ہیں جو نماز قائم کرنے والے، زکوٰۃ ادا کرنے والے اور عاجزی وانکساری اختیار کرنے والے ہیں۔ جو لوگ اللہ، اُس کے رسول ﷺ اور باعمل اہلِ ایمان کو ہی اپنا حامی اور دوست بنائیں گے، تو ایسے لوگ اللہ کی پارٹی یعنی حزب اللہ ہیں۔ آخر کار اللہ کی پارٹی ہی غالب آنے والی ہے۔

آیات ۵۷ تا ۶۰

دینِ اسلام کا مذاق اڑانے والوں کو دوست مت بناؤ

اِن آیات میں ایک بار پھر منع کیا گیا کہ ایسے کافروں سے دوستیاں مت کرو جو تمہارے دین کو کھیل تماشہ سمجھتے ہیں اور اذان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اہلِ ایمان سے اُن کی دشمنی کی وجہ محض یہ ہے کہ اہلِ ایمان اللہ، قرآن اور تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لا کر حق کے علمبردار بن گئے ہیں جبکہ وہ خود فاسق ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ گمراہی پر ہیں۔ اگر یہ ضد اور تعصب کی وجہ سے اپنے گمراہ کن عقائد پر اڑے رہے تو اُن کا حشر اصحابِ سبت کی طرح ہوگا جن کو اللہ نے بندر اور خنزیر بنا دیا تھا اور جن پر اللہ کی لعنت اور غضب ہوا تھا۔ اُنہوں نے اللہ کے بجائے طاغوت کا کہا مانا تھا یعنی شریعت کے بجائے من مانے قوانین کی پیروی کی تھی۔ وہ سیدھے راستے سے بھٹک گئے اور بدترین انجام سے دوچار ہوئے۔

آیات ۶۱ تا ۶۴

یہود کے شرمناک جرائم

اِن آیات میں یہود کے حسبِ ذیل شرمناک جرائم بیان ہوئے :

i- وہ اہلِ ایمان کے پاس آکر ایمان لانے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ

وہ کیا ظاہر کر رہے ہیں اور کیا چھپا رہے ہیں؟

ii- اُن کی اکثریت گناہوں، زیادتیوں اور حرام خوری کے جرائم میں بڑی تیزی دکھاتی ہے۔

iii- اُن کے علماء اور صوفیا اُنہیں گناہوں اور حرام خوریوں سے نہیں روکتے بلکہ حیلہ سازیوں سے جرائم کے لیے جواز فراہم کرتے ہیں۔

iv- وہ اللہ پر بہتان لگاتے ہیں کہ اُس کا ہاتھ بند ہو گیا ہے اور وہ ہم پر رحمتیں نازل نہیں کر رہا۔ اللہ کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں اور وہ اپنے فرمانبرداروں پر رحمتیں نازل فرما رہا ہے۔ البتہ یہودیوں پر اُن کی گستاخیوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے لعنت بھیج رہا ہے۔

v- قرآنِ مجید سنتے ہیں تو اُن کی ضد، انکار اور سرکشی میں اور اضافہ ہوتا ہے۔

vi- مسلمانوں کے مابین مسلسل پھوٹ ڈالنے اور لڑائیاں کرانے کی سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ اللہ نے بطور سزا، اُن کے درمیان بغض وعداوت اور نفرتیں پیدا کر دی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں مذکورہ بالا جرائم سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ٦٥ تا ٦٦

نفاذِ شریعت کی برکات

اِن آیات میں نفاذِ شریعت کی مندرجہ ذیل برکات بیان کی گئیں :

i- آخرت کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ خطائیں معاف فرما دے گا اور نعمتوں والی جنت میں داخل فرمائے گا۔

ii- دنیا کے اعتبار سے آسمان سے رحمت کی بارشیں نازل ہوں گی اور زمین سے رزق کے خزانے پیدا ہوں گے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

اِقَامَةُ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ، خَيْرٌ مِّنْ مَّطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً،
فِي بَلَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (ابنِ ماجہ)

’’اللہ کی حدود میں سے کسی حد کا نفاذ، اللہ کے شہروں میں چالیس راتوں
کی (رحمت سے برسنے والی) بارش سے بہتر ہے‘‘۔

بنی اسرائیل کی اکثریت نے اللہ کے اِن وعدوں کی ناقدری کی۔ وہ شریعت پر عمل اور اِس کے نفاذ کے بجائے اللہ کی نافرمانیاں کرتے رہے۔ اللہ ہمیں اِس روش سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیت ٦٧

قرآن کی تبلیغ رسول اللہ ﷺ کا فرضِ منصبی ہے

اِس آیت میں فرمایا کہ اے رسول ﷺ! آپ لوگوں تک پہنچا دیجیے وہ کلام جو آپ ﷺ پر نازل کیا گیا۔ اگر آپ ﷺ نے ایسا نہ کیا تو رسالت کا حق ادا نہ ہوگا۔ تسلی دی گئی کے حق کی تبلیغ کے دوران اہلِ باطل سے نہ ڈریں، اللہ آپ ﷺ کی حفاظت فرمائے گا۔ ختمِ نبوت کے بعد قرآن کی تبلیغ اب امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے۔ اللہ ہمیں یہ ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ٦٨

شریعت نافذ نہ کرنے والوں کی اللہ کی نگاہ میں کوئی عزت نہیں

اِس آیت میں اہلِ کتاب کو آگاہ کیا گیا ہے کہ اگر تم نے اللہ کے عطا کردہ احکامات نافذ نہ کیے تو تمہاری اللہ کی نگاہ میں کوئی عزت نہیں۔ ساتھ ہی نبی اکرم ﷺ کو خبر دی گئی کہ نزولِ قرآن سے اہلِ کتاب کی ضد اور سرکشی میں اور اضافہ ہو رہا ہے۔ ان بدنصیبوں کا برا انجام ہوگا اور اے نبی ﷺ! آپ اِن کے حال پر افسوس نہ کیجیے گا۔

کل جس مقام پر اہلِ کتاب تھے، آج اُسی مقام پر ہم کھڑے ہیں۔ اگر شریعت نافذ کرتے ہیں تو اللہ کی نگاہ میں سربلند ہونگے اور اگر شریعت سے پہلوتہی کی تو رسوائی ہمارا مقدر ہوگی۔ ہماری موجودہ ذلت و پستی کی وجہ نفاذِ شریعت سے گریز ہی ہے۔

آیت ٦٩

کسی گروہ سے نسبت آخرت میں نجات کے لیے کافی نہیں

اِس آیت میں بیان کیا گیا کہ کسی نبی یا گروہ سے نسبت آخرت میں انسان کی نجات کے لیے

کافی نہیں۔ نجات اُسی کو ملے گی جو خلوص کے ساتھ یعنی اللہ کی رضا جوئی اور آخرت کی فلاح کے حصول کے لیے اچھے اعمال کرے گا۔

آیت ۷۱

شریعت کے بجائے خواہشاتِ نفس کی پیروی

دنیا میں دو ہی راستے اختیار کئے جاتے ہیں۔ سیدھا راستہ ہے شریعت کی پیروی اور گمراہی کا راستہ ہے خواہشاتِ نفس کی پیروی۔ اِن آیات میں بیان کیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کے پاس جب اللہ کے پیغمبر ایسی شریعت لائے جو اُن کی خواہشاتِ نفس کو پسند نہ آئی تو اُنہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا اور بعض کو شہید کر دیا۔ اللہ نے اِن جرائم پر جب فوری پکڑ نہ کی تو وہ اور جری ہو گئے۔ خواہشاتِ نفس کی پیروی میں بہت دور نکل گئے۔ اللہ ہمیں اِس مجرمانہ روش کو اختیار کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۷۲ تا ۷۷

شرک کرنے والے پر جنت حرام ہے

اِن آیات میں عیسائیوں کے دو فرقوں کی گمراہی کا بیان ہے۔ اُن کے فرقہ یعقوبیہ کا عقیدہ تھا اللہ ہے ہی عیسیٰؑ۔ حالانکہ حضرت عیسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو آگاہ کر دیا تھا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے والے پر جنت حرام ہے اور جہنم ہی اُس کا ٹھکانہ بنے گی۔ اُن کے دوسرے فرقہ ملکائیہ کا عقیدہ تثلیث کا تھا جس کے مطابق (نعوذ باللہ) اللہ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریم تینوں ہی معبود ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ، اللہ کے رسول اور حضرت مریم صدیقہ تھیں۔ وہ دونوں اللہ کی مخلوق میں سے تھے اور اپنی زندگی کے لیے کھانا کھانے کے محتاج تھے۔ کوئی محتاج ہستی معبود کیسے ہو سکتی ہے؟ مصر میں جاری ایک فلسفیانہ مذہب میں بھی تثلیث کا تصور تھا جس کی رُو سے خالق، مادہ اور روح تینوں قدیم تھے۔ عیسائیوں نے وہی تثلیث کا عقیدہ اختیار کر لیا صرف معبود بدل دیے۔ عیسائیوں کو خبردار کیا گیا کہ وہ شرک سے باز نہ آئے

تو دردناک عذاب اُن کا مقدر بنے گا۔ اللہ کے سوا دیگر معبود نہ اُنہیں نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان۔ خیر اسی میں ہے کہ توبہ کرلیں۔ اللہ کو بخشنے والے اور رحم کرنے والا پائیں گے۔

آیات ۷۸ تا ۸۱

بنی اسرائیل کے نافرمانوں پر پیغمبروں کی لعنت

اِن آیات میں بنی اسرائیل کے مجرموں پر حضرت داوٗدؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی لعنت کا بیان ہے۔ اِس ذلت کی وجہ حسبِ ذیل جرائم ہیں :

i- اللہ کی نافرمانی میں حد سے گزر جانا۔

ii- برائیوں سے نہ روکنا۔

iii- اللہ کے دشمنوں سے دوستیاں کرنا۔

اِن جرائم کی وجہ سے اللہ اُن سے ناراض ہوا اور اُن کے لیے ہمیشہ کا عذاب لکھ دیا۔

آیات ۸۲ تا ۸۶

مسلمانوں کے دوست اور دشمن

اِن آیات میں فرمایا کہ مسلمانوں سے دشمنی میں پیش پیش یہودی اور مشرکین ہیں۔ اِس کے برعکس مسلمانوں کے لیے محبت کے جذبات رکھنے میں آگے آگے عیسائی ہیں۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ اُن میں ایسے خداترس راہب موجود ہیں جو دنیا سے بے رغبتی رکھنے والے اور اپنی انا کو قربان کرنے والے ہیں۔ ایسے ہی عیسائیوں کے ایک وفد نے جب قرآنِ کریم کی تلاوت سنی تو بے اختیار اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ وہ پکار اٹھے کہ ہم اِس کلام پر ایمان لے آئے۔ واقعی یہ کلام بالکل برحق ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں بھی حق کی گواہی دینے والوں میں شامل فرما دے۔ ہم امید رکھتے ہیں کے ہمارا رب ہمارا شمار اپنے نیک بندوں میں کرے گا۔ اللہ نے اُن کی نیک آرزو کو پورا فرمایا اور اُنہیں محسنین کے مقام پر فائز فرما کر ہمیشہ ہمیش کی جنت کا انعام عطا فرمایا۔ اِس کے برعکس جن لوگوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا اور اُن کو جھٹلایا وہ جہنم کی آگ کا ایندھن بنیں گے۔

نفاذِ شریعت کے حوالے سے ایک مغالطہ

نفاذِ شریعت کے حوالے سے عام طور پر ایک مغالطہ پایا جاتا ہے۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ نفاذِ شریعت کا مطلب ہے چور کے ہاتھ کاٹنا، زانی کو سنگسار کرنا، قاتلوں سے قصاص لینا وغیرہ۔ بلاشبہ شریعتِ اسلامی میں مذکورہ بالا جرائم کے لیے یہ سخت سزائیں رکھی گئی ہیں تاکہ معاشرے کو اِن جرائم سے پاک کیا جائے اور ہر شہری کی جان، آبرو اور مال کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ لیکن اسلامی نظام میں سزاؤں کی حیثیت ثانوی درجہ کی ہے۔ نفاذِ شریعت کا اصل حاصل ہے ایک عادلانہ اور پاکیزہ معاشرے کا قیام جس کے تحت جرائم کا سرزد ہونا ہی مشکل ہو جاتا ہے۔

عادلانہ معاشرے کا مطلب یہ ہے کہ تمام شہریوں کو ایک ہی جیسی تعلیمی، طبی اور دیگر بنیادی ضروریات فراہم کی جائیں، اُنہیں تمام بنیادی حقوق حاصل ہوں اور اُن کے لیے فوری، سستا اور بے لاگ انصاف یقینی بنایا جائے۔ معاشرے میں کفالتِ عامہ کا ایسا بندوبست ہو اور ضروریات کی فراہمی اِس حد تک کر دی جائے کہ جرائم کے ارتکاب کا امکان ہی نہ رہے۔

پاکیزہ معاشرہ سے مراد یہ ہے کہ تمام ذرائع ابلاغ کے ذریعہ تعلیم و تربیت اور وعظ و تبلیغ کا مؤثر انتظام ہو۔ افراد کی اِس حد تک اصلاح کر دی جائے کہ وہ جرائم سے نفرت کرنے لگیں۔ معاشرے میں رائے عامہ کو جرائم کے خلاف اِس حد تک تیار کر دیا جائے کہ معاشرے کا اجتماعی ضمیر جرائم کو برداشت ہی نہ کرے اور اِن کے مرتکب سے نفرت کرے۔ اِس کے ساتھ ساتھ ایسے تمام اسباب کا قلع قمع کر دیا جائے جو اِن جرائم کی تحریک پیدا کرنے اور اِن کی ترغیب و تحریص دلانے والے ہوں۔ گویا معاشرتی زندگی میں ایسی رکاوٹیں پیدا کر دی جائیں کہ اگر کوئی شخص اِن جرائم کا ارتکاب کرنا بھی چاہے تو نہ کر سکے۔ اِس سب کے بعد اگر پھر بھی کوئی شخص اِس طرح کے جرم کا ارتکاب کرتا ہے تب اُسے سخت سزا دی جاتی ہے۔ اسلامی نظام کا مطلب محض سزاؤں کا نفاذ سمجھنا اور اِس نظام کی اصل شان یعنی عادلانہ اور پاکیزہ معاشرہ کے قیام کی طرف توجہ نہ کرنا، بہت بڑا مغالطہ ہے۔